بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | مسیح وقت مہدی ہم مجدد ہم سرایں

منہ ضمیمہ درس قرآن

ٹکی چار روپے

(جلد ۱۰) ۲۴ جمادی الاول ۱۳۲۹ سنہ ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ جون سنہ ۱۱ء مطابق ۹ ہاڑ سمہ ۶۹ (نمبر ۳۴)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت امیر المومنین کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے آپ کا آج کل یہ معمول ہے۔ کہ صبح بعد از نماز درس قرآن دیتے ہین۔ پھر بیمارون کو دیکھتے ہین ۔ پھر تفسیر جلالین پڑھاتے ہین اس کے بعد ادبیات کا درس ہوتا ہے۔ پھر اصول فقہ کی کتابین پڑھاتے ہین۔ پھر ظہر کے بعد مسلم شریف اس کے بعد کچھ اپنا مطالعہ کتب ہوتا ہے۔ شام سے طب پڑھاتے ہین۔ باوجود اس درجہ ضعف ونقاہت کے یہ ایثار یہ محنت نوجوانان قوم کے لئے سبق آموز ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر وعافیت مین برکت ڈالے اور اس مبارک وجود کے فیوض سے ہم کو متمتع کرے۔

بورڈنگ ہوس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے برآمدون کی چھت اور شرقی حصہ ابھی باقی ہے۔ احباب کو عمارت فنڈ کے متعلق اپنے وعدے جلد پورے کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہان کے دوستون نے بھی ایک ایک مہینے کی تنخواہ یا آمدنی دینے کا انتظام کیا ہے۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب ڈلہوزی سے جلد واپس تشریف لے آئے ہین۔ اور اہل بیت نبوی بخیر وعافیت ہین۔

خطبہ جمعہ

۹۔ جون سنہ ۱۱ء

ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان مین بڑے ارادے سے آیا ہون۔ بڑے اخلاص کے ساتھ دردمند دل سے کے یہان کھڑا ہون ایک طرف پاؤن مضبوطی سے کھڑا نہین ہوتا۔ دوسری طرف بات کہنے کو جی چاہتا ہے۔ بیماری مین ساتوان مہینہ ختم ہونے کو ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے زبان کو محفوظ رکھا ہے۔ بہکی بہکی باتین کبھی نہین کین۔ ڈاکٹرون سے پوچھا ہے انھون نے شہادت دی ہے کہ کلورا فارم سونگھنے کی حالت مین بھی کوئی بہکی بات میرے مونھ سے نہین نکلی۔ پس اس وقت تعالےٰ کی ہوش وحواس تمہین چند باتین کہتا ہون جو تم سے مان لیگا۔ اس کا بھلا ہوگا اور جو نہ مانیگا۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

ان اللہ یأمر بالعدل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انصاف کرو تم مین سے کوئی بھی ایسا ہے جو چاہتا ہے یا پسند کرتا ہے کہ مجھے کوئی گالی دے یا میری کوئی ہتک کرے یا میرے ننگ ناموس مین فرق ڈالے یا نقصان کرے یا بدی سے پیش آئے یا تحقیر کرے میرا ملازم سستی سے کام لے جب تم نہین چاہتے۔ تو کیا یہ انصاف ہے کہ تم کسی کا مال ضائع کرو یا کسی کی ملازمت مین سستی کرو یا کسی کو نقصان پہنچاؤ۔ یا کسی کے لڑکے یا لڑکی کو بدنظری سے دیکھو۔ تم عدل سے کام لو اور وہ سلوک کسی سے نہ کرو جو خود اپنے آپ سے نہین چاہتے۔ اسی طرح جس سے پانچ دس روپے تنخواہ لیتے ہو اس کی فرمان برداری کرتے ہو پس جس نے آنکھین دین جن سے ہم دیکھتے ہین کان دئے جس سے ہم سنتے ہین۔ زبان دی جن سے ہم بولتے ہین۔ ناک دی یا پاؤن دئے جن سے ہم چلتے ہین۔ عقل فہم فراست دی۔ اِتنے بڑے محسن اِتنے بڑے مربی۔ اِتنے بڑے خالق رازق کی نافرمانی کرین تو کیا یہ عدل ہے۔ پس مین تمہین یہی چھوٹا سا فقرہ ان اللہ یأمر بالعدل سنانے آیا ہون۔ اور مین تمہین دوسری دفعہ تیسری دفعہ چوتھی دفعہ تاکید کرتا ہون کہ خدا کے معاملہ مین دنیا کے معاملہ مین اپنے معاملہ مین غیرون کے معاملہ مین عدل سے کام لو پھر اس سے ترقی کرو اور مخلوق الٰہی سے احسان کے ساتھ پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے احسانون کا مطالعہ کرکے اس کی فرمانبرداری مین بڑھو۔ حلال روزی کھاؤ حرام خوری سے نیکی کی توفیق نہین ملتی۔ شاہ عبد القادر صاحب اپنا جوتا جامع مسجد کے باہر اتارا کرتے اور شاہ رفیع الدین اندر لیجاتے پھر بھی ضائع ہو جاتا۔ شاہ عبد القادر صاحب نے بتایا کہ ہم باہر جوتا اتار کر یہ نیت کر لیتے ہین کہ جو اٹھائے اس کیلئے حلال۔ چونکہ چور کم بخت کے نصیب مین رزق حلال نہین اسلئے اسے اٹھانے کا موقعہ ہی نہین ملتا۔ غرض اکل مال بالباطل نہ کرو اور بیویون سے احسان کے ساتھ پیش آؤ۔ بیوی بچون کے جننے اور پالنے مین سخت تکلیف اٹھاتی ہے۔ مرد کو اس کی ہزاروان حصہ بھی اس بارے مین تکلیف نہین ان کے حقوق کی نگہداشت کرو۔ ولہن مثل الذی علیہن ان کے قصورون سے چشم پوشی کرو۔ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر بدلہ دیگا۔

دوسرے خطبہ مین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بےحیائیون سے اور ان امور سے جن سے دوسرے کو تکلیف پہونچے اور وہ منع کرے یا شریعت منع کرے اور بغاوت کی راہون پر چلنے سے منع کرتا ہے وہ تمہارا کس کام کا جس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ سنو۔ دل کو اس کے ساتھ حاضر کرو (القی السمع وھو شہید) اور پھر اس پر عمل کرو۔ اگر عمل

(بدر پریس قادیان دار الامان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

حضرت خواجہ صاحب کے کارنامے

خواجہ کمال الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ وہ آئے دن بہت سا حرج اور خرچ برداشت کر کے مختلف مقامات کو لکچر دینے کے واسطے تشریف لے جاتے ہیں ان کی فصاحت اور بلاغت کا ایسا سکہ جما ہے اور ان کی امن پھیلانے والی کلام ایسی پُر تاثیر ثابت ہوئی ہے کہ مسلمان کیا ہندو بھی ہر جگہ خواہش کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب کا لکچر ان کے شہر میں ہو۔ عموماً ہر شہر میں احمدیوں کی بات سننا بھی ان کے ہموطن بسبب اندھا پن کے تعصب کے گوارا نہیں کرتے اور سارے احمدیوں کی وہ خوبیاں بھی جو دین اسلام کی اشاعت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ان میں رکھی ہیں۔ ایک حد تک مخفی رہتی ہیں۔ مگر چونکہ جناب خواجہ صاحب اپنے لیکچروں کے دورہ میں اشاعت احمدیت کے مقصد سے الگ رہتے ہیں۔ اس واسطے غیر احمدی ان کی بات کو بے تعصبی سے سن سکتے ہیں اور رفتہ رفتہ انہیں اس امر کی طرف راہنمائی ہوتی ہے۔ کہ جو قدرت اور طاقت اسلام کی حمایت کے واسطے اور کلام پاک کے فہم کے لئے اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو دی ہے اس میں ضرور کوئی خاص راز ہے۔ ان دنوں میں خواجہ صاحب موصوف کے لیکچر تین جگہ ہوئے ہیں۔

(۱) آگرہ میں وہاں کی انجمن ہدایت الاسلام نے خواجہ صاحب کو لیکچر دینے کے واسطے بلایا تھا۔ وہاں جو قبولیت خواجہ صاحب کی تقریر کو ہوئی اور جس قدر نیک اثر اہل آگرہ پر ہوا اور اسلام کے متعلق ان کے ایمانوں میں پختگی ہوئی اس کی کیفیت بر موقعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی دیکھ اور سُن لی ہوگی۔

(۲) اس کے بعد جلسہ یونیورسٹی کی تقریب پر خواجہ صاحب کے لیکچر کپورتھلہ میں بھی ہوئے جن میں سے دوسرے لیکچر میں خواجہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کا بھی تھوڑا سا ذکر کیا۔ اور جو کچھ کہا وہ ایسے عمدہ پیرایہ میں کہ مخالفین ان کے طرز تبلیغ کے ثناخواں ہوئے۔ چنانچہ ایک صاحب میاں عبدالحمید خان صاحب صدر قانون گوئی نے اس خوشی میں مبلغ ۵۰ مدرسہ احمدیہ کو دئے جو خواجہ صاحب کی معرفت یہاں وصول ہو گئے ہیں۔

(۳) تیسرا لیکچر امرتسر میں ہوا۔ اسے بھی سامعین نے محویت کے ساتھ سُنا۔ کپورتھلہ والے لیکچر کے متعلق جو رپورٹ اخبار زمیندار نے لکھی ہے اس کا اقتباس ہم ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں۔

" اس کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب کا لکچر ہوا۔ خواجہ صاحب کا لکچر معلومات کا ایک گنجینہ ہوتا ہے اور چونکہ وہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی چاشنی سے اپنی فلسفیانہ تقریر کو مسلمانوں کے کام و زبان کے لئے مرغوب بنانے کا فن خوب جانتے ہیں اسلئے سننے والوں کو ان کی تقریروں میں ایک خاص لطف آتا ہے اس موقع پر بھی ان کی تقریر ایک گھنٹہ تک کانوں سے دماغ اور دماغ سے دل میں اترتی رہی۔ قل رب زدنی علما اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ العلم علمان علم الابدان و علم الادیان اور طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ کی تفسیر و تصریح انہوں نے جس بلیغ طریقے پر کر کے یہ ثابت کیا کہ علم اسلام کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے اور دینی و دنیوی ضروریات کی ہر شق کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ .... وہ انہیں کا حصہ ہے" (زمیندار)

مفت!

میں نے اپنا لکچر کفّارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے۔ عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ جن کو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کریں گے اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کریں۔ ان کے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں عیسائی یا غیر عیسائی ان کی طرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ بُک پیکٹ روانہ کیا جاوے گا۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر - قادیان (گورداسپور)

ریویو

اخلاق سکندری یہ کتاب اس غرض سے تصنیف کی گئی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور اطاعت شعاری کی ضرورت کو صاف اور واضح الفاظ میں عوام کے ذہن نشین کرایا جائے۔ آثار کرم کی تاریخ مدرسوں کی بنچ کی ڈیوٹی۔ دلش بھگتی۔ چین کے مسلمان۔ اور بدھ مذہب کی حکومت۔ یہ اس کتاب کے مضامین سے بطور نمونہ ہیں یہ کتاب بالخصوص طلبار کے پڑھنے کے واسطے از حد مفید ہے۔ عبارت شستہ بامحاورہ اور سلیس ہے۔ ہم بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں کہ محکمہ تعلیم اس کتاب کو سرکاری کورس میں داخل کرے اور سردست اس کا ایک ایک نسخہ ہر ایک مدرسہ شہری و دیہاتی میں رکھا جاوے۔ تاکہ سڈیشن کی جڑ ہند سے اکھڑ جاوے۔ ... صاحب مدرس ایم۔ بقیمت ۸ ر مل سکتی ہے۔

بھارت برکھش شیطانی کارناموں سے اسلام کے برخلاف جس گندہ ... ہے۔ شائد کسی نے لیا ہوگا۔ اس پال کی جواب منشی حسین بخش صاحب وبیر انجمن اسلامیہ نے لکھا ہے اور نہایت شائستگی کے ساتھ تحمل بال کی پلیدی کا اظہار کیا ہے۔ اسلام کی خوبیوں کو بڑی عمدگی سے دکھایا ہے معقول دلائل کے ساتھ آریہ پال کے اعتراضات کو رد کیا ہے۔ کتاب بڑی محنت سے لکھی گئی ہے۔ ایک احمدی اخبار اس کتاب کی تعریف میں اس سے بڑھ کر اور کیا لکھ سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے اس کتاب کو پسند فرمایا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸ ر۔ صاحب مصنف سے مل سکتی ہے۔ (دفتر بدر میں نہیں ملتی)

شیخ غلام احمد صاحب فرماتے ہیں جہلم میں پانچ وعظ کئے موقعہ ملا اور عوام الناس نے دلچسپی سے سُنا اور تین آدمی جو کہ سخت مخالف تھے۔ حضور کی بیعت میں داخل ہوئے اور چندہ کی بھی معقول رقم وصول ہوئی۔ جو کہ دفتر محاسب میں روانہ کی گئی ہے۔ ۱۰ جون کو جہلم سے میرپور کی طرف روانہ ہوا تھا۔ گرمی نہایت سخت پڑتی ہے اور پونچھ جانے کے لئے سواری بھی بالکل نہیں ملی۔ اس لئے بنگیال سے واپس جہلم ہو کر سہالہ اسٹیشن کے راستے پونچھ کی طرف روانہ ہونگا۔

رسید مبلغ آٹھ روپے آٹھ آنے از جانب ولیداد خان صاحب بنگلہ کوٹ خدا یار بعد راجپوت ننڈ معرفت حضرت خلیفۃ المسیح دفتر محاسب صدر انجمن میں وصول ہوئے۔

۶ جون سنہ ۱۹۱۱ کو غالباً کسی احمدی بھائی کی ملک وال جنکشن پر تین چیزیں (تولیہ۔ رسالہ احمدی اور تفسیر القرآن) رہ گئی ہیں۔ جنہیں برادر ایوب احمد صاحب نے دفتر بدر قادیان میں پہونچا دیا ہے جس کی ہوں منگوالیں

رسل زر

(۱۳ مئی ۱۹۱۱ء)

عباس علی شاہ صاحب ۲۵۰ عہ + فیض احمد صاحب ۲۴۴۳ سے،

علیکم بما صابکم

۔ یعنی اطاعت

رباتی ہین۔

زید عمل بارگاہ ایزدی

بدی سے باوجود بدی کے اسباب بہم

پہونچانے کے رہنا۔

صلوٰۃ۔ وقت پر ٹھہر کر خشوع وخضوع سے جماعت کے ساتھ پڑھنا۔ اقامت صلوٰۃ ہے۔

یدرؤن السّیئۃ بالحسنۃ۔ بدیان انسان کے اندر ہون یا بیوی بچون مین یا محلہ مین یا شہر مین یا ملک مین سب کو کسی عمدہ تدبیر سے دفع کرنے کی کوشش مومن کا فرض ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اخلاق کو کہان تک سنوارا۔ کہ انک لعلی خلق عظیم اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ پھر انسان کے اندر جھوٹ فریب۔ دغا۔ کینہ۔ بغض۔ طمع۔ سستی۔ تکبر۔ بڑائی۔ یہ سب بدیان ہین۔ ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

عورتون کے بارے مین مردون کو فرمایا۔ قوامون علی النساء پس مردون کا فرض ہے کہ ان کی تادیب و اصلاح کرین۔ نیک معاشرت رکھین۔ رفق و مدارات سے پیش آئین۔ بچون مین بد عادتین نہ پڑنے دین اگر ہون تو دور کرنے کی سعی کرین۔ محلہ مین شہر مین جو بدعادات اور رسومات رواج پذیر ہون اون کو دور کرنے کی کوشش کرین اور ان سب کے لئے عمدہ عمدہ تدابیر سوچتے رہین۔ ہر مومن اپنے نفس سے سوال کرے کہ اس نے کسی بدی کا اپنے نفس یا اپنے گھر مین یا اپنے محلہ یا اپنے شہر یا اپنے ملک سے قلع قمع کیا ہے؟

بدیان انسان زیادہ تر حصول رزق کے لئے کرتا ہے۔ فرمایا بسط رزق تو اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت مین ہے۔

فرمایا۔ مین جوان سے بوڑھا ہوا۔ سرد وگرم زمانے کا دیکھا کبھی نیکی کا نتیجہ برا نہین دیکھا بلکہ خدا تعالےٰ تو نیک کی اولاد کو بھی ضائع نہین کرتا تم جھوٹ نہ بولو۔ بدظنیان چھوڑ دو۔ بری صحبتون سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ اوسے اوسے ادنےٰ نعمت خدا کی شکریہ کے ساتھ قبول کرو۔ بدیون سے بچتے رہو۔ نیکیون پر دوام کرو۔ نمازین سنوار کر پڑھو۔ ہم تو چند روز کے مہمان ہین۔ روز بروز مرنے کی تیاری ہے۔ ممکن ہے اگر تم کوشش کرو۔ تو خدا کے فضل سے ہماری روح تمہاری طرف سے خوش جائے۔ عوالرشدا۔

۸ جون سنہ ۱۹۱۱ء (جمعرات) فرمایا۔ خوش قسمت اور سعیدان کے واسطے تو ایک کلمۂ حکمت ہی موجب ہدایت ہو جاتا ہے ایک قوم کی طرف سے ایک شخص دریافت حال وتحقیق کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اس وقت آپ فرما رہے تھے۔ کنتم خیر امّۃ اخرجت للنّاس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ یہ سنتے ہی اپنی قوم کی طرف لوٹ گیا اور کہا کہ سب ایمان لاؤ۔ انھون نے وجہ پوچھی۔ تو کہنے لگا پسندیدہ سے پسندیدہ باتون کا حکم کرتا اور بدیون سے روکتا ہے بس نہین اور کیا چاہیئے۔ بدقسمت اور شقی انسان کے لئے سارا قرآن مجید بھی موجب ضلالت ہو جاتا ہے۔ تعجب آتا ہے کہ لوگ مسلمان۔ مومن۔ احمدی کہلاتے ہین پھر فریب۔ دغا۔ چوری۔ جھوٹ۔ کینہ بغض۔ بدظنی۔ ناجائز کمائی نہین چھوڑتے۔ اللہ ہدایت بخشے۔

فرمایا۔ سچے کی نشانی یہ ہے کہ جو بات سچی اور بھلی ہو اس کے کرنے کے لئے تاکید کرے اور اللہ کی نصرت شامل حال ہو اور دشمنون کی تباہی ہوتی جائے۔

فرمایا۔ مومن ذکر اللہ مین اطمینان پاتا ہے۔ لا الہ الا اللہ الحمد شریف۔ استغفار۔ یہ سب ذکر اللہ ہے۔ فرمایا۔ قرآن کا پڑھنا پڑھانا۔ سمجھانا پھر قوم مین ایسی روح پیدا کر دینا کہ وہ عمل کرکے مزکّی و مطہر بن جاوے۔ یہ مجدد کا کام ہے۔

فرمایا۔ علیہ توکلت۔ اگر مسلمان صرف اسی آیۃ کے ٹکڑے پر عمل شروع کر دین تو سب بدیان ان سے دور ہو جائین جسے اپنے مولیٰ پر توکل ہو اسے کیا ضرورت ہے۔ کہ فریب کرے۔ دغا دے۔ تکبر کرے۔ لڑائی کرے۔ دین مین سست ہو چوری سے مال لے۔ فرمایا۔ ولو انّ قرآنًا سیّرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلّم بہ الموتی۔ بل للہ الامر جمیعًا کے معنے بالکل صاف ہین۔ لو انّ قرآنًا جملہ شرط ہے۔ اور لفعل بھذا القرآن جزا محذوف ہے اور سیرت بہ الجبال کے معنے ہین سیرت القرآن بالجبال۔ جیسے مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ کے معنے ہین کہ اس کے مفاتح سے ایک جماعت تھک جاتی نہ یہ کہ مفاتح تھک جاتین۔ جیسا کہ ظاہری ترکیب سے معنے معلوم ہوتے ہین۔ اسی طرح ایک شعر ہے۔ فلمّا اجزنا ساحۃ الحیّ وانتحی بنا بطن خبت ذی حقاف عقنقل۔ وانتحی بنا کے معنے ہین ایک طرف کر دیا ہم کو ریت کے ٹیلے نے حالانکہ ریت کے ٹیلے نے برطرف نہین کیا بلکہ وہ لوگ ریت کے ٹیلے سے الگ ہو گئے پس قرآن سے پہاڑ چلائے گئے اور زمین کاٹی گئی مراد نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ قرآن پہاڑون مین چلایا جاوے یعنی پہاڑی لوگون اور بڑے بڑے امرا تک پہونچ جاوے اور زمین کے دور دراز علاقون مین پہونچ جائے اور روحانی مردے کلام کرنے لگین۔ بلکہ اللہ کی حکومت ہو جاوے (حصول سلطنت)۔ لو فعل ھذہ الامور بقرآن لفعل بھذا القرآن۔ یعنے مندرجہ بالا امور۔ اگر کسی قرآن سے ہوتے ہین تو یہی قرآن ہے۔ چنانچہ قرآن تمام روئے زمین پر پھیل گیا۔ روحانی مردے زندہ ہوئے عرب مین بلکہ دور دور تک اسلامی سلطنت ہو گئی۔

فرمایا۔ ھدی النّاس جمیعًا۔ فرمایا کہ ایک طرف مومنون کو بشارت دی کہ تمام عرب مسلمان ہو جائیگا اور دوسری طرف او تحل قریبًا من دارھم سے بتایا کہ کفار مصیبتون مین گرفتار رہینگے۔ یہان تک کہ تو اے نبی ان کے گھرون کے قریب نازل ہو گا چنانچہ فتح مکہ کے دن ایسا ہی ہوا۔

فرمایا۔ جھوٹ نہ بولو۔ ناجائز کمائی چھوڑ دو۔ برکت والی غذا حلال کی کمائی سے حاصل ہو گی اس کے کھانے سے برکت ملیگی خدا کی کتاب کا فہم آئیگا۔ نیکیون کی توفیق ملیگی۔ حرام خوری سے نیکیون کی توفیق چھینی جاتی ہے۔ انبیاء کا مذہب اختیار کرو۔ یطعمنی ویسقین فاذا مرضت فھو یشفین۔ وہی کھلاتا ہے وہی پلاتا ہے جب اپنی غلطی سے مریض ہون تو شفا بھی وہی دیتا ہے۔

اس فکرہ پر کہ مسلمان درخواست کرنا چاہتے ہین کہ قرآن مجید کے چھاپنے کا حق صرف مسلمانون کے لئے ہو فرمایا مسلمان اگر ہمت سے کام لینے والے ہوتے اور وہ خدا کے ہو جاتے تو انہین یہ مشکلات کیون پیش آتے گورنمنٹ کو کیا پڑی ہے کہ وہ دوسرون کو نہ چھاپنے پر مجبور کرے۔ پنجاب۔ ہندوستان مین جو قرآن چھپوائے ہین پہلے کوئی ان مین سے صحیح تو دکھاؤ۔ کسی کا کاغذ خراب ہے۔ کسی کی چھپوائی خراب ہے۔ کوئی غلطیون سے پر ہے۔ نہ ان کے پاس روپیہ ہے۔ نہ ہمت نہ استقلال۔ حضرت مرزا نے کیا سچ کہا ہے۔ ؎

کبھی نصرت نہین ملتی درمولیٰ سے گندون کو
کبھی ضائع نہین کرتا وہ اپنے پاک بندون کو

یہ پاک بندے بنتے تو ضائع کیون ہوتے انہون نے قرآن کو چھوڑا تو خدا نے اشاعت کی خدمت دوسرون کے سپرد کر دی۔

درخواست دعا۔ سید محمد عبدالحق صاحب ملہراسے احباب کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ بیماری سے شفا۔ فارغ البالی توفیق اعمال حسنہ کے واسطے صاحبان دل توجہ دعا کرین۔

اسوۂ حسنہ الموسوم بہ زندہ اور کامل نبی۔ یعنے وہ لیکچر جو محمڈن اینگلو اورئینٹل کالج علی گڈھ مین جناب خواجہ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب لاہور نے ۵۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو دیا تھا۔ نہایت چکنے کاغذ پر خوشنما چھپوایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ آنے ہے۔ اکٹھا خرید کر مفت تقسیم کرنے والون کو اور بھی رعایت دیجاوے گی۔ مذکور بالا پتہ پر خواجہ صاحب سے مل سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الہامی کتاب کی غرض و غایت

(ھدًی للمتقین)

میں نے بڑی حیرت و استعجاب سے آریہ صاحبان کو فخر کرتے دیکھا اور سُنا ہے کہ ہمارے ویدوں میں سے ہی کل موجودہ سائنس نکلے ہیں۔ ہائیڈروجن گیس کا بھی ذکر ہے یا ریل اور تار برقی کا بھی بیان ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر اسی سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا یہ ان کے الہامی ہونے کی دلیل نہیں اور نیز یہ کہ یہ باتیں بطور پیشین گوئیوں کے نہیں ہیں بلکہ آریہ قوم میں قدیم الایام میں یہ سب چیزیں موجود تھیں اور گویا ان سب باتوں کے موجد آریہ صاحبان ہی ہیں یہ کیسی غلط راہ ہے جو ان لوگوں نے اختیار کر رکھی ہے۔ اوّل تو اس بات کا ثابت کرنا معلوم نہیں کہ آریہ قوم ہی ان باتوں کی موجد ہے اتنے بڑے تمدن کے کچھ تو آثار باقی رہتے کسی کتاب کی زبان مُردہ ہو جانے میں بھی تو مزہ ہے کہ جو چاہا اس بات میں سے نکال لیا۔ کسی نے اعتراض کیا تو کہہ دیا اس زبان کی تمہیں کیا خبر۔ ہمیں تو خبر ہو یا نہو مگر دیانند جی مہاراج سے پہلے کسی سنسکرت دان پنڈت کو بھی خبر نہ ہوئی۔ پھر دیانند جی کو بھی اتنی ہی خبر ہوئی۔ جتنی اس زمانہ میں نئی ایجاد موجود تھیں۔ دیانند جی کے بعد میں جو ایجادیں ہو رہی ہیں ان کی خبر خود دیانند جی کو بھی نہ ہوئی۔ کسی ایجاد کے دُنیا میں شائع ہونے سے پہلے ویدوں میں سے نکال کر وہ چیز دنیا کے آگے پیش کی جاتی تو بھلا کچھ بات بھی تھی۔ مگر یہاں تو یہ صورت ہے کہ جس جس طرح اس زمانہ کی ترقی یافتہ قومیں کوئی نئی ایجاد نکالتی ہیں اسی طرح آریہ صاحبان بھی اس ایجاد کے نکلنے کے بعد کوئی بے معنی سا لفظ اگلے پچھلے جملوں سے کاٹ کوٹ کر لوگوں کو سُنا چھوڑتے ہیں۔ پھر اس لفظ میں بھی بڑی پیچیدہ تاویلوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک سنسکرت کا لفظ پیش کیا اس کے معنے ہیں پیمانہ اب چونکہ کیمسٹری میں تمام عناصر کے وزن معلوم کرنے کے لئے ہائیڈروجن گیس بطور پیمانہ کے استعمال ہوتی ہے اسلئے پیمانہ کے لفظ سے شور مچا دیا۔ کہ دیکھو ویدوں میں ہائیڈروجن گیس کا ذکر ہے۔ غرض اس طرح پر کا کبوتر بنا دیا۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔ کچھ بھی نہیں اور سب کچھ بنانے کی کوشش کی۔ ان ابلہ فریبیوں کو اگر بفرض محال ہم درست بھی مان لیں۔ تو پھر حاصل کیا۔ یہی کہ ویدوں میں کچھ کچھ ناقص طور پر کیمسٹری یا علم جر ثقیل کی کسی ایجاد کا تذکرہ ہے مگر الہامی کتاب ہونے پر یہ کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ اگر یہ سچ ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ وید انسانی کلام ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ خدا کا علم اور انسانی علم کبھی برابر نہیں ہو سکتا انسانی علم کی خدا کے علم کے آگے ہستی ہی کیا ہے کیمسٹری یا علم جر ثقیل یا سائنس کے مسئلوں پر جو اس موجودہ زمانہ میں انسان نے بحث کی ہے وہ نہایت اعلیٰ اور مبسوط ہے اور ویدوں کے ناقص یا ناتمام پہیلیوں کو اس سے کچھ نسبت ہی نہیں تو اب مقام غور ہے کہ اگر خدا نے ان علوم پر اپنی کتاب میں بحث کی ہوتی تو ضرور تھا کہ وہ انسانی علم سے خواہ وہ کتنا ہی کیوں نہ ترقی کر جاوے۔ بدرجہا بڑھ کر اعلےٰ اور اتم اور اکمل ہوتی۔ کیونکہ انسانی علم خدا کے علم کے کبھی برابر نہیں ہو سکتا۔ مگر برعکس اس کے جو کچھ ویدوں میں پایا جاتا ہے وہ بحث کیا کھل کر بات بھی کی ہوئی نہیں معلوم ہوتی۔ گونگے کے اشارے ہیں جو مرضی چاہے سمجھ لو۔ اور اگر کچھ باتیں ہوں بھی تو ایسی ناقص اور ناتمام ہیں کہ انسانی علوم سے بھی گئی گذری ہیں یہ اظہر من الشمس اور موٹی بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جس مضمون پر بحث کرے گا وہ ضرور ہے کہ انسانی علوم سے بہت بڑھ چڑھ کر ہو اور نہایت اعلیٰ اور اکمل اور اتم ہو اور کوئی انسانی علم کبھی بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ چنانچہ اسی لئے قرآن کریم میں اپنے منجانب اللہ ہونے پر یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ وان کنتم

فی ریب مما نزلنا علےٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین ؕ

ترجمہ۔ اور اگر تم شک میں ہو اس چیز کی بابت جو ہم نے اُتارا اپنے بندے پر۔ پس اُس جیسی ایک سورۃ لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے مددگاروں اور گواہوں کو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تم نہ کر سکے اور ضرور ضرور تم نہیں کر سکو گے۔ پس ڈرو اُس آگ سے جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ انکار کرنے والے کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اب دیکھو یہاں کس زور اور تحدّی سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ تم لوگ اس ...
اگرچہ تمام ...
اس کتاب کا موضوع ...
بحث کی گئی ...
کے علم تام ...
اپنے محدود علم سے ...
سکیگا۔ میرے پیارے امام نے کیا

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اُس پہ آساں ہے

غرض خدا جس امر پر اپنے علم سے بحث کرے اس پر انسان کی کیا مجال ہے کہ بالمقابل کچھ دم مار سکے۔ آریہ قوم نے تو ابھی ابھی تازہ بتازہ اس گستاخی اور بے سود کوشش کا مزہ چکھا ہے۔ ستیہ دیو اور آریہ مسافر آگرہ کو جو ذلت اور ناکامی اور نامرادی قرآن جدید لکھنے میں نصیب ہوئی ہے وہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ تیرہ سو برس گذر چکے اور صدہا برس گذر جائیں گے۔ مگر قرآن کریم کا یہ دعوےٰ قیامت تک ثابت اور برقرار ہے جو اس پتھر پر گرے گیا۔ وہ چکنا چور ہو جاویگا۔

حاصل کلام یہ کہ اگر سائنس کے لئے بھی دنیا کو الہام کی ضرورت ہوتی اور اس پر اللہ تعالےٰ اپنی کسی کتاب میں بحث کرتا۔ تو یہ ضروری تھا کہ وہ ایسی ہوتی کہ ... اس کا مقابلہ انسان نہ کر سکتا ویدوں میں ناقص طور پر کچھ تھوڑا سا اشارہ یا کسی پہیلی کا ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ یہ کلام خدا کا نہیں پس یہ فخر اور دعوےٰ کہ سارے سائنس کے علوم ویدوں میں ہیں کیسا لغو اور لاحاصل ہے۔ فرض محال کے طور پر مان لینے پر تو ویدوں کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا کیونکہ جو کچھ سائنس کا تذکرہ آریہ قوم اپنے ویدوں سے نکالکر دنیا کے آگے پیش کرتی ہے وہ ایسا گول مول اور ناتمام بلکہ مہمل ہے کہ وہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا خدا کا علم ایسا ناقص کبھی نہیں ہو سکتا کہ اس کے ادنےٰ اپنے بندے اس سے ہزارہا درجہ بہتر درجے علوم دنیا کے آگے پیش کر دیں ایسا ناقص سائنس ان کی کسی کتاب میں جو الہامی ہونے کا دعوےٰ کرتی ہے اگر موجود تھا بھی تو آریہ صاحبان کو چاہیئے تھا کہ اس کو چھپاتے اور پردہ پوشی کرتے مگر بدقسمتی سے وہ اس پر فخر کرتے اور شیخیاں بگھارتے اور بغلیں بجاتے ہیں اور بعض سادہ

۔ تم بھی اپنے قرآن کر
۔ رتے ہین ۔ خدا نہ
۔ ریم کی شان تو اس سے
۔ عس امر پر بحث کرتا ہے
۔ ہے ۔ دوم الہامی
۔ رتین ۔ الہامی کتاب
۔ بندے کو اپنے ربّ سے ملا دے یعنی
۔ یات درج ہون کہ جن سے بندہ کو اپنے ربّ
کا صحیح علم نصیب ہو اور جن سے اس تک پہونچنے اور اس کو
راضی کرنے کے تمام ذرائع سے پوری واقفیت حاصل ہو
تمام انبیاء اور رُسل اور رشی اور منی جو دنیا مین آئے ۔ اور تمام
الہامی کتابین جو دنیا مین نازل ہوئی ہین ۔ اُن کا یہی مقصد رہا
ہے اور یہی مذہب کی حقیقت ہے ۔ چنانچہ دوسری الہامی
کتابون کی طرح قرآن کریم کا بھی یہی مقصد ہے ۔ ہان یہ بات
ضرور ہے کہ قرآن کریم چون کہ خاتم الکتب تھی اور تمام صداقتون
کی جامع اور اکمل کتاب تھی اس لئے اس مقصد کے پورا کرنے
مین جو کمال قرآن کریم نے دکھایا ہے وہ دنیا مین اور کسی کتاب نے
نہین دکھایا اپنے مقصد کو قرآن کریم نے خود بیان فرمایا ہے
چنانچہ ابتداء ہی مین پہلے انسانی فطرت کا تقاضا ، دُعا کے رنگ
مین بتلایا کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ہدایت مانگے ۔ انسان کی محدود
عقل اور محدود علم اور محدود زمانہ عمر اس امر کے متقاضی ہین
کہ خدا اپنے کامل و اکمل و اتم علم سے الہام کے ذریعہ انسان کو
سیدھی راہ بتلا دے ۔ کیون کہ اس معاملہ مین انسانی عقل اور علم
پر جو محدود ہین ۔ کامل بھروسہ نہین ہو سکتا ۔ ایک دفعہ ایک ملو سماج
کے ممبر سے مجھے گفتگو کا موقعہ ہُوا ۔ کہنے لگا کہ عقل انسانی ترقی
کرتے کرتے اب اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ مذہب کوئی چیز نہین
مین نے کہا کہ کیا ابتدائے آفرینش سے اب تک عقل دھوکہ دیتی
رہی ۔ کہنے لگا کہ ہان ۔ مین نے کہا کہ کیا اب عقل کامل ہو گئی یا
ابھی بھی ناقص ہے اور اس نے آیندہ اور ترقی کرنی ہے ۔ کہنے
لگا کہ اس نے تو برابر ترقی کرتے ہی جانا ہے ۔ ابھی تو ناقص ہی ہے ،
تو مین نے کہا کہ ہم پھر کس طرح کہہ سکتے ہین ۔ کہ جس نتیجہ پر عقل آج
پہونچی ہے وہ درست ہے اور اسمین کوئی غلطی نہین ۔ جب ہزارہا
برس سے بوجہ ناقص ہونے کے عقل نے ہمین غلطی مین ڈالے
رکھا تو یہ کس طرح حکم لگا سکتے ہین کہ اب وہ دھوکہ نہین دے رہی بالکل
ممکن ہے کہ تھوڑے برس کے بعد وہ کسی اور نتیجہ پر پہنچ جاوے ۔ خود
اگنی ہوتری جی پہلے خدا کے قائل تھے اب منکر ہو گئے ۔ جب آپ
کے ایک بڑے مسلمہ بزرگ شری دیو بھگوان کی عقل کا یہ حال ہو
تو دوسرون کا کیا کہنا ۔ خود شری دیو بھگوان جی یقیناً نہین کہہ سکتے

کہ ان کی عقل کا پہلا نتیجہ صحیح تھا یا دوسرا ممکن ہے جس طرح
پہلے عقل نے دھوکہ دیا ہے ۔ اب بھی دے رہی ہو ۔ غرض بصیرہ
کوئی نہین ۔ سلیم الفطرت انسان تو ایسی راہ تلاش کرتا ہے جس
کی بنا بصیرت پر ہو ۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے ۔

قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللّٰہ ۔ علیٰ بصیرۃ
انا ومن اتبعنی ۔ سبحٰن اللّٰہ وما انا من المشرکین ۔

ترجمہ ۔ کہدے ۔ یہ ہے میرا رستہ بُلاتا ہون اللہ کی طرف
بصیرت پر ہون مین اور جو میری اتباع کرے ۔ اور اللہ ہر ایک
عیب اور نقص سے پاک ہے اور مین مشرکون سے نہین یہان
یہ بھی بتلایا کہ صرف مین ہی بصیرت پر نہین بلکہ جو میری اتباع
کریگا وہ بھی بصیرت پر ہوگا ۔ یہ ہے کامل اور زندہ مذہب جسمین
کوئی شک وشبہ نہین ۔ نرا دعوے ہی نہین بلکہ اسی زندگی مین
بصیرت عطاء فرماتا ہے ۔

حاصل کلام یہ کہ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ اسکو سیدھا
رستہ ملے اور اس بات کا یقینی علم کہ کون سا سیدھا رستہ ہے خدا
کو ہی ہے جس کا علم کامل ہے ۔ تو انسانی فطرت پھر اُسی کے آگے
گرتی اور گڑگڑاتی ہے اور دُعا کرتی ہے چنانچہ دُعا سکھلائی کہ

اھدنا الصراط المستقیم ۔

ہمین سیدھا رستہ دکھلا اُس پر ہمین چلا اور کامیاب کر دے ۔ اس
دُعا کے تقاضے کو پُورا کرنے کے لئے قرآن جیسی کتاب اللہ کریم
نے نازل فرمائی ۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی مین فرماتا ہے

الٓمٓ ۔ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین

یعنے اے وہ انسان جو مجھ سے سیدھی راہ کا طلبگار ہے ۔ اور
ہدایت کا خواستگار ہے ۔ مین اللہ جو کامل و اکمل اور اتم علم رکھتا
ہون تجھے بتلاتا ہون کہ یہ ہے وہ کتاب جس پر عمل کرنے سے تو
کبھی ہلاک نہ ہوگا اور منزل مقصود پر پہونچنے مین کوئی شک
وشبہ نہین ۔ یہ ہدائت نامہ متقیون کے لئے ۔ یعنی یہ کتاب اسی
لئے اُتاری گئی ہے ۔ کہ جو انسان خدا سے ڈر کر ہدائت کا طلبگار
ہُوا ۔ اور عذابون اور دُکھون سے بچنا چاہتا ہے اور سُکھ اور نجات
چاہتا ہے اس کے لئے یہ ہدائت نامہ ہو ۔ پس اے انسان اس
ہدائت نامہ پر عمل کر ۔ کیونکہ لوگ اس پر چلکر متقی بنے ہین پھر
صرف متقی بن کر ثم ننجی الذین اتقوا کے ماتحت دُکھون
سے نجات پا گئے بلکہ اس ہدایت نامہ پر عمل کر کے اس سے بھی
آگے ترقی کر کے مفلحون کے زمرہ مین داخل ہو گئے ۔ جو اعلےٰ
کامیابی کا مقام ہے ۔ چنانچہ آگے جا کر ارشاد ہوتا ہے ۔ کہ

اُولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم واولٰئک
ھم المفلحون ؕ

یہی لوگ ہین جو اپنے ربّ کی طرف سے ہدائت پر ہین اور کامیابی

کے رستہ پر پڑ چکے ہین اور یہی لوگ ہین جو کامیاب و بامراد ہونگے
یہان من ربھم مین جہان یہ اشارہ ہے کہ ربوبیت الٰہی کا
تقاضا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ہدائت عطاء فرما دے وہان
یہ بھی بتلایا کہ جس طرح ربوبیت کی صفت لامحدود اور لامتناہی
ہے اسی طرح بندہ کی ہدائت اور ترقی اور کامیابیان بھی
ربوبیت الٰہی کی صفت کے ماتحت لامتناہی ہین اور ان سب
کامیابیون اور ہدائتون کا راز اسی کتاب پر عمل کرنا ہے جو ہدیٰ
ہے اور خود خدا کیطرف سے ہے ۔

یہ ہے غرض و غائت قرآن مجید کی اور کُل الہامی کتابون
کی ۔ اس مقصد کے حصُول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب منیر
مین طرح طرح کے ہدائت کے سامان جمع کئے ہین ۔ اس کے ضمن مین
اگر کہین دنیوی علوم مین کوئی بات مفید مطلب تھی تو اُس کو اتنا ہی
لیا ہے اور وہی نتیجہ نکالا ہے جو کتاب کے اصلی مقصد کا تقاضا
تھا کسی سائنس کے مسئلہ پر بحث کرنا خدا کی کتاب کا مقصد نہین
ہو سکتا ۔ کیون کہ یہ اس کے نزُول کی غرض و غائت نہین جو بات
کتاب کی اصل غرض مین داخل نہین اس پر بحث کرنا خدا تعالیٰ کی
شان سے بعید ہے کیون کہ وہ حکیم ہے اور اس کا کوئی فعل لغو
نہین ہوتا ۔ خدا کا کتاب نازل کرنے سے یہ مقصد نہ تھا کہ وہ
کوئی سائنس سکھانا چاہتا تھا ۔ تا وہ کوئی سائنس کی کتاب نازل
کرتا بلکہ دنیا کو تو صراط مستقیم پر ہدائت پانے کے لئے الہامی
کتاب کی ضرورت تھی اور خدا نے اسی ضرورت کے مطابق کتاب اُتاری
دُنیا کے سائنس سے بھی خدمت لی ہے مگر وہین تک جہان
تک کہ وہ کتاب کی اصلی غرض کے لئے کارآمد تھا ۔
پیشگوئی کے طور پر موجودہ زمانہ کا نقشہ بھی اسی حکیم کتاب نے کھینچا ہے مگر
اس کا بھی مقصد وہی ہدایت ہے کیونکہ اس دہریت اور لامذہبی
کے زمانہ مین جبکہ باطل نے اپنی پوری قوت کے ساتھ میدان مین
آنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سچے دین کو کل ادیان باطلہ پر
غالب کر کے دکھانا تھا اور ایک جری اللہ فی حلل الانبیاء کو
دنیا مین اسی غرض کے لئے بھیجنا تھا اسلئے اس زمانہ کا نقشہ
ایسا ہو بہو کھینچدیا ہے ۔ کہ جہان ایک طرف مومن کے لئے ازدیاد
ایمان عرفان کا باعث ہوتا ہے وہان دوسری طرف اس زمانہ کے
لوگون کے لئے قرآن کریم کے سچے اور منجانب اللہ ہونے پر یقین
انسان کھینچتا ہے ۔ کیون کہ ایسا عجیب و غریب علم غیب سوا خدا
کے اور کسی کو حاصل نہین ۔ مسلمانون کا ضعف ۔ مسیح موعود کی
بعثت ۔ یوروپ کی قومون کا تمام دنیا مین پھیل جانا ۔ اخبار ۔
رسالے پرچے تمام دنیا مین پھیل جانے ۔ پہاڑون کا اُڑایا جانا
سرنگون کا نکلنا ۔ پہاڑون کی سیرین ۔ ان مقامون پر جہان کہ
سواری کا کام اونٹ دیتے تھے ۔ وہان ریلون کا چلنا اور اونٹون کا

بے کار رہو جانا۔ علےٰ ہذا القیاس حجاز ریلوے کا نکلنا زلزلون اور عذابون کا آنا۔ طاعون کا آنا۔ ایک ماہ (رمضان) مین چاندگرہن اور سورج گرہن کا جمع ہونا۔ وحشی قومون مین تمدن کا آغاز۔ قانون انسداد دختر کشی کا رائج ہونا۔ چڑیا خانے اور مویشیون اور گھوڑون کے بڑے بڑے ڈپو قائم ہونے۔ دریاؤن کو کاٹ کر نہرون کا نکلنا۔ دریاؤن کا خشک ہو جانا۔ سمندرون کا آپس مین مل جانا۔ مثلاً بحیرہ قلزم اور بحیرہ رُوم کا سویز کنال کے ذریعے اور بحر اٹلانٹک بحر ظلمات کا پانامہ کنال کے ذریعے۔ سمندر کا جہازون سے پٹ جانا۔ دور دور کے لوگون کا آپس مین ملنا۔ پرانی قبرون کا اُکھڑنا (مثلاً مصر کی ممی وغیرہ) علم ہیئت کی ترقیات۔ لوگون کا فسق و فجور اور عبادت اور نیکی کی کمیابی۔ جملہ مذاہب کا ایک دوسرے پر حملے کرنے اور بالآخر اسلام کا تمام مذاہب پر غالب آنا وغیرہ وغیرہ۔ غرض کہان تک بیان کیا جاوے۔ مُشتے نمونہ ازخروارے۔ چند بیان کئے ہین۔ اگر تفصیل سے بیان کئے جاوین تو ایک مبسوط کتاب بنتی ہے۔ اسی طرح ہر زمانہ مین قرآن کریم کی صدہا پیشین گوئیان پوری ہوتین اور اس زندہ کتاب کی صداقت پر مُہر لگا رہی ہین۔ اور اسی طرح قیامت تک پُوری ہوتی رہینگی تاکہ ہر زمانہ کے لوگون کے لئے حُجّت ہو۔ مگر مقصد ان سب پیشین گوئیون کا بھی وہی ہدایت ہے نہ کچھ اور۔ کسی دنیوی سائنس پر بحث مقصود نہین کیونکہ یہ کتاب کی اصل غرض نہین قرآن کریم نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ہدایت ہی ہے اور اس پر اس طرح کامل و اکمل اور اتم طریق پر بحث کی ہے اور ہدایت کو اس اعلےٰ کمال پر پہونچایا ہے۔ کہ وہان تک انسان کے علم۔ عقل۔ فہم۔ فکر کی رسائی تک نہین اور عطاءً غیر مجذوذ فرما کے بتلا دیا کہ ایسی ترقی کی طرف لے جاتا ہے جس کی انتہا ہی کوئی نہین۔ اور جو کبھی ختم ہی نہین ہوتی اس کا مقابلہ بشر نہین کر سکتا اور یہ اس کے منجانب اللہ ہونے پر ایک عظیم الشان دلیل ہے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

عاجز بشارت احمدؐ عفی اللہ عنہٗ۔

✻

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

احمدی احباب کی خدمت مین ایک عرض۔ بعض اسباب کے پیدا ہونے سے مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض احباب کا کچھ مختصر سا حال شائع کرون اور انمین یہ دکھایا جاوے کہ وہ لوگ احمدی ہونے سے پہلے کیا تھے۔ اور حضرت مہدی و مسیح کی بیعت کے بعد ان کو کس قدر دینی اور دنیوی آسائش حاصل ہوئی۔ اور دنیا و دین مین انہون نے کتنا عروج پایا۔ لہٰذا اس عریضہ کے ذریعے سے مین آپ سے التماس کرتا ہون کہ آپ اپنا پہلا اور پچھلا حال کم و کاست مختصر سا تحریر فرماوین۔ بندہ ان سب تحریرون کو بصورت رسالہ شائع کردے گا تاکہ لوگون پر ظاہر ہو کہ احمدی فیض کس قدر تھا جس سے لوگ متاثر ہو کر کیا سے کیا بن گئے اور اس تنزل کے زمانہ مین مسیح کے پیرون نے کس قدر ترقی حاصل کی۔ اگر آپ کی نسبت کوئی کرامت کا صدور ہوا ہو یا کوئی پیشگوئی پوری ہوئی ہو تو وہ بھی جواب مین درج کر دین۔ یا خود تم پر کوئی خاص فضل ہو کر تم سے کوئی کرامت صادر ہوئی ہو یا تمہین کوئی الہام یا کشف ہوا۔ تو وہ بھی لکھین۔ امید کہ اس سے اس رسالہ کے مطالعہ کرنے والون کو انشاء اللہ تعالےٰ فائدہ ہوگا۔ یہ رسالہ دلچسپ بھی ہوگا۔ میرا اس مین زیادہ دخل نہین ہوگا۔ بلکہ احباب کی تحریرون کو ترتیب دیکر چھاپ دیا جاویگا۔ خاصہ ایک رسالہ بن جاوے گا۔ جو علاوہ دلچسپ اور مفید ہونے کے ضعفاء کے لئے تھوڑا سرمایہ پیدا کر دیگا۔

ناصر نواب۔ قادیان دارالامان۔ ۹ جون ۱۹۱۱ء

✻

بدر کی لکھائی گنجان نہ ہو

منشی فرزند علی صاحب فیروزپور سے تحریر فرماتے ہین ”مین پیشتر عرض کر چکا ہون کہ مین بدر کی پُرانی لکھائی کو پسند کرتا ہون اور ابھی تک اسی رائے پر قائم ہون۔ معلوم نہین کہ اس گنجان لکھائی کی تحریک جناب کو کس طرح ہو رہی ہے۔ میرے نزدیک علاوہ دوسرے امتیازون کے جو بدر کو حاصل ہین۔ ایک یہ بھی ہے کہ اس کی لکھوائی اور چھپوائی دلکش ہے۔ یہ امتیاز اُٹھ جائے گا۔

استفسار

مین کسی ملک مثلاً امریکہ۔ افریقہ مین روزگار کے لئے جانا چاہتا ہون۔ کیونکہ پنجاب کے بہت سے لوگ غیر ممالک مین جاکر بہت سا روپیہ لاتے ہین اس لئے کوئی مہربانی کرکے بتلائے کہ (۱) کس ملک مین جانا مفید ہے (۲) کس ذریعے سے جا سکتے ہین۔ کاروبار کیا کرنا پڑتا ہے (۴) آمدنی کس قدر ہوتی ہے (۵) سفر خرچ کس قدر درکار ہے (۶) دقتین کیا کیا ہین۔ (۷) راستہ کون کھُلا ہے۔ (۸) کیا قواعد ہین۔ محمد سلیمان از سمرالہ۔

دُعا مدد

میرا بچہ فضل الٰہی دانتون وغیرہ کی تکلیف کے باعث سخت کمزور اور نحیف اور بیمار ہے۔ جملہ احباب

سلسلہ کی خدمت مین ...
لئے صحت تندرستی
کے لئے خاص طور پر
ہمدمو اُٹھ کر سبھی اب ...
ہوسکے ہم آہ

ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ...
ساتھ ہی تاکید کرتا ہے۔ جہان تک ہوسکے ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ صدقہ و قربانیان دینا۔ فقط
عطار محمدؐ احمدی از لالہ موسےٰ۔

مسجد احمدیہ

سفر بنارس کے مفصل حالات پچھلے اخبار مین درج ہو چکے ہین اسجگہ اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احمدی برادران کو چاہئیے۔ کہ ہر جگہ اپنے لئے ایک مسجد احمدیہ طیار کرین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جہان کہین مسجد بنتی ہے۔ وہین جماعت کی بنیاد مستحکم ہوتی ہے مین نے اپنے سفر الف میلہ مین جس کی رپورٹ ۵ جنوری ۱۹۱۱ء کے اخبار بدر مین درج ہوئی تھی یہ ذکر کیا تھا۔ کہ بنارس مین احمدیون کی تین مساجد ہین۔ جن مین سے ایک ریلوے سڑک کے قریب نہایت کھُلے میدان مین واقع ہونے کے سبب بہت ہی دلکش ہے۔ یہ مسجد واقع محلہ بدیسر ہے اور جس بنگلہ مین ہم سب ٹھہرے تھے اس کے سامنے ہے زیادہ تر وعظ اور تقریرین اسی مسجد مین ہوئین۔ اس مسجد کو ہمارے مکرم دوست محمدؐ کریم خان صاحب احمدی نے اپنی زمین زر خرید پر اپنے خرچ و نیز چند احباب احمدیہ کے تعمیر کرایا ہے اور منشی عبد الرزاق صاحب احمدی جس کے پیش امام ہین اور عبد الرشید خان صاحب احمدی ولد محمد کریم خان صاحب احمدی مالک مسجد متولی ہین۔ اور ہم لوگ اسی مسجد احمدیہ مین احمدیون کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ مگر تعجب ہے کہ سوائے احمدیون کے غیر احمدیون مین سے کسی کو وہان نماز پڑھتے پہلے نہ دیکھا تھا۔ اور نہ اب دیکھا۔ وجہ دریافت کی۔ تو معلوم ہوا کہ غیر احمدیون کے مولوی اور ان کے پیرون نے ان کو اس مسجد مین نماز پڑھنے سے باز رکھا ہے اور کُفر کا فتوےٰ دیا ہے ابھی مسجد مین کچھ پلستر وغیرہ باقی ہے۔ جسکی فکر خان صاحب مصروف کر رہے ہین۔

وفات عاشق الزمان خان

ہر صغیر و کبیر کو مخفی نہ رہے۔ کہ عاشق الزمان خان صاحب احمدی کہ جو ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ لکھنؤ صدر بازار کے اسپتال مین بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۱۱ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح کے

کا ہے۔
لکھنؤ۔

دھولی
ہے کہ جنہین
ت

حب ہیں ... فوت ہو گئے
خاطمہ ... شہاب الدین صاحب گھٹالیان
مین۔ احباب سے درخواست دُعائے جنازہ ہے۔

قابل توجہ صاحب پوسٹماسٹر جنرل ڈاکخانجات پنجاب

قادیان کے ڈاکخانے مین ٹکٹ نہین ملتو

۸ جون کا پرچہ احباب کو بدر دز لیٹ ملا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیان کے ڈاکخانہ مین ٹکٹ نہین تھے نہ صرف بدر۔ بلکہ نور اور الحکم اور میگزین بھی کئی دن رکے رہے۔ یہ معاملہ افسران محکمہ ڈاک کی خاص توجہ کے قابل ہے۔ اگر بٹالہ اور گورداسپور مین پیسے پیسے والے ٹکٹ نہ ملین۔ تو پبلک کو چندان تکلیف نہین۔ کیون کہ پوسٹل کارڈون پر خطوط لکھے جا سکتے ہین اور کسی اشد ضرورت کے وقت بجائے کارڈ کے لفافے بھیجے جا سکتے ہین لیکن قادیان مین پیسے والے ٹکٹ نہ ہون تو اس سے صرف قادیان کی پبلک کو تکلیف نہین ہوتی بلکہ چھ سات ہزار بلکہ ایک اعتبار سے ساٹھ ہزار آدم زاد کو سخت تشویش لاحق حال ہو جانی ممکن و اغلب بلکہ یقینی ہے اسلئے ہم بڑے زور کے ساتھ جناب صاحب پوسٹماسٹر جنرل ڈاکخانجات کی توجہ عالیہ کو اس نقص کی طرف منعطف کراتے ہین تاکہ آیندہ کبھی ایسا تشویش افزا موقعہ پیش نہ آئے۔ اگر کبھی ٹکٹون کا سٹاک بوقت اشیوع پرچون کے لئے مہیا نہ رہ سکے۔ جو قابل تعجب ضرور ہے۔ تو پھر سب پوسٹماسٹر کو یہ اختیار دینا چاہیئے۔ کہ وہ ضرورت کے وقت سُرخ مُہر لگا کر روانہ کر دے یا آدھ آنے کے ٹکٹ پیسے پیسے مین دے سکے۔ کیون کہ رجسٹرڈ اخبار و رسالے تو ایک پیسے کے ٹکٹ مین بھیجنے ضروری ہین۔

انصار بدر کی خدمت مین

ہر خریدار اپنے پر فرض کرلے کہ اپنے ساتھ کم از کم ایک اور خریدار مستقل قیمت دینے والا مہیا کر دیگا تو عند اللہ ماجور ہوگا۔ اور بدر کی حالت بہت کچھ سُدھر جائیگی اُس سے پہلے بھی کئی با

عرض کیا جا چکا ہے۔ مگر سوائے معدودے چند بزرگان قوم نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔

دوم۔ جن اصحاب نے تاحال سنہ ۱۹۱۱ء بلکہ سنہ ۱۹۱۰ء کا چندہ بھی نہین دیا۔ وہ حقوق العباد کو نگاہ رکھتے ہوئے قومی کارخانہ کو نقصان سے محفوظ رہنے دین ایسے بزرگ اگر ایک روپیہ یا اس سے کم حسب توفیق ماہوار بھیجنا اپنے پر لازم کرلین تو بہت جلد چندہ دہندگی سے عہدہ برآ ہو جاوین۔

نشان آسمانی

حضرت صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب کا مضمون "نشان آسمانی" جو رسالہ تشحیذ مین چھپا تھا۔ اُسے احباب فیروزپور نے عام اشاعت کے لئے علیحدہ ۸ صفحہ کے رسالہ پر چھپایا ہے۔ جو عام تقسیم کیواسطے سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور سے بقیمت ۸ر فی ۱۵۰ اور ۸ر فی ۵۰ ل سکتا ہے۔

فرزند علی

رسالہ فرزند علی کے ریویو پہلے اخبار مین لکھے گئے ہین یہ رسالہ منشی فرزند علی صاحب نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے جواب مین نہایت مدلل اور معقول پیرایہ مین لکھا ہے۔ احباب ضرور منگوا کر پڑھین اور دوسرون مین تقسیم کرین۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور قیمت فی نسخہ ۸ر۔ دس نسخہ ۸؍۔ ایک سو نسخہ ۸ؔ علاوہ محصولڈاک ہے۔

ناصر کی احمدیون سے ایک التجا

وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان

اے میرے احمدی احباب میری آپ سے ایک التجا ہے اور وہ بہت تھوڑی سی ہے۔ امید کہ آپ قبول فرما کر میری دُعاؤن سے فائدہ اٹھاوینگے وہ یہ ہے کہ ہر ایک احمدی کم سے کم ایک پیسہ ماہوار مجھے قادیان کے ضعفاء کے لئے عطا کیا کرے ایک پیسہ بہت تھوڑا ہوتا ہے لیکن اگر التزاماً لوگ یہ قلیل رقم بھیجا کرین۔ تو بہت روپیہ ہو جاوے۔ جو کہ ہمارے ضعفاء کے کام آوے اور انہین آرام ہو جاوے یہ مین نے نہین کہا کہ ہر ذیقدرت بھی ایک ہی پیسہ ماہوار دے نہین بلکہ غربا ایک پیسہ ماہوار دین اور خوشحال لوگ اپنی استطاعت کے موافق اس سے زیادہ دین۔ امرا اپنے مقدور کے موافق اس سے بھی زیادہ عنایت کرین۔ اگر یہ جاری ہو جاوے تو یہان کے ضعفاء کے بہت سے کام آسانی سے پورے ہو جایا کرین اور مجھے بار بار مانگنے اور آپ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ پڑا کرے۔ یا اللہ تو لوگون کو اس کام کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ (ناصر نواب قادیان)

تاتی الارض ننقصہا من اطرافہا

خدا تعالےٰ قدوس ہے وہ قدوسون سے پیار کرتا ہے۔ اور یہی چاہتا ہے۔ کہ دنیا مین نیکی اور پاکیزگی پھیلے جب عقائد فاسدہ و اعمال ظالمہ کا گند بڑھتا ہے۔ تو وہ ایک مزکی و مطہر وجود کو بھیجتا ہے۔ جو دنیا مین خدا کے نام کی تقدیس پھیلاتا ہے اور اللہ تعالےٰ اس کے لئے ایسے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے جن سے اس کے مقاصد مین کامیابی ہو۔ جو لوگ ابتدا مین اس کی نہین مانتے۔ انجام کار زمانے کے حالات مجبور کر کے انہین اس راہ پر چلاتے ہین۔ جس پر چلنے سے انکو بوجہ ضد۔ تعصب۔ تکبر۔ حمق۔ انکار تھا۔

اس زمانے مین بھی حسب سنت مستمرہ۔ خدا کا ایک مامور آیا اس نے تمام مذاہب عالم پر اپنی حجت کو قائم کیا۔ ازانجملہ آریاؤن کو بھی سمجھایا کہ دوسرے مذہب کے پاک مقتداؤن کی بے ادبی نہ کرو۔ ان کی شان مین بے ادبی کرنے سے بچو۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے ٭ غم تو بہت ہین دل مین پر جانگزا یہی ہے
دنیا مین گرچہ ہوگی سو قسم کی بُرائی ٭ پاکون کی ہتک کرنا سب سے بُرائی یہی ہے

دوم۔ نیوگ کے بارے مین توجہ دلائی کہ یہ فعل شرفا کی شان سے بعید ہے۔ اور مین کبھی یقین نہین کرتا کہ وید مقدس مین اس کی تعلیم ہو۔ اگر یہ مسئلہ انسانی غیرت و فطرت و شریفانہ سپرٹ کے خلاف نہین۔ تو نیوگ کرانے کرانے والون کی فہرست شائع کرو۔

سوم۔ آپنے فرمایا۔ کہ عیب بینی و نکتہ چینی سے کچھ فائدہ نہین اپنے اپنے مذہب کی خوبیان بیان کرو۔

ان پُر مغز نصیحتون کو آریون نے نہین مانا لیکن آخر ٹھوکر کھا کر ان کو ماننا پڑا۔ اور اب ان مین ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہین۔ جو ہمارے سیّد و مولیٰ مقتدا و پیشوا کی باتون کو مان کر صاف اعلان کرتے ہین کہ نیوگ کا مسئلہ وید مین نہین۔ اور ستیارتھ پرکاش مین سے وہ حصہ نکال دینا چاہیئے۔ جو غیر مذاہب کی مخالفت کے بارے مین ہے اور تمام اس قسم کا لٹریچر جلا دینا چاہیئے۔ جس مین مسلمانون کو بدزبانی کی گئی ہے۔ اور صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیان بیان ہونی چاہئین اور دوسرون کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح چاہیئے۔ مندرجہ ذیل اقتباس رسالہ اندر سے مضمون بالا کی تائید و تصدیق کرتا ہے۔

یہ آثار مبارک ہین

شری پنڈت شوشنکر جی کاویہ تیرتھ جو کہ آریہ سماج کے ایک بڑے ودوان پنڈت اور آجکل گورکل کانگڑی مین ویدون کے اچاریہ کی پدوی پر کام کر رہے ہین۔ ستیہ دھرم پرچارک مین اپنی دستخطی چٹھی شائع کرتے ہین۔ جو کہ مفصلہ ذیل ہے۔

اوم نمہ پرماتمانے - مین نے آریہ سماج کی ورتمان حالت دیکھ بھال کر نشچے کیا ہے کہ ابھی ہم آریہ پرشون مین جس سے مسلمانون وغیرہ کو شامل کرنے کی طاقت نہین اس لئے جو مہاشے یا آریہ سماج ایسی شدھی کرتا ہے وہ انوچت (برا) کر رہا ہے۔ ایسی حالت مین شریمان دہرم ویرجی یدی اپنے گھر لوٹ جائین تو مین اس کو دوش نہین مانتا"

(دستخط) شیوشنکر شرما کاویہ تیرتھ۔

شری کاویہ تیرتھ جی کے مذکورہ بالا خیال کے ساتھ ہم قطعی طور پر اتفاق کرتے ہین۔ ہم مدت سے واویلا مچاتے چلے آرہے ہین کہ جس قسم کی ذلت غیر ہندوان کو آریہ سماج مین بلا کر کی جاتی ہے اس سے بہتر ہے کہ اس پاکھنڈ کو اُڑا دیا جاوے۔ پھر یہ فقرہ "بلکہ اس وقت آریہ سماج کی بہ حیثیت مجموعی یہی رائے ہو کہ مسلمانون اور عیسائیون کو آریہ سماج مین نہین لینا چاہیئے"

بیخبر جن ہیو تہم باید ہیم

چھ ہزار کتابین جلا دی گئیں

آریہ سماج مین آنے سے پیشتر مین ایک شانتی پسند شخص تھا۔ مین چندان لکھنا بھی نہین جانتا تھا۔ آریہ سماج مین آنے کے ساتھ ہی مین نے محمود کی پگڑی احمد کے سر کا نظارہ دیکھا۔ مین نے سمجھا کہ شاید ویدک دہرم کا پرچار اسی کا نام ہے۔ چنانچہ جو حرکات آریہ سماج کے تجربہ کار کارکن کر رہے تھے۔ مین نے بھی وہی حرکات شروع کر دین مین اپنی سادہ لوحی سے یہی خیال کرتا تھا کہ یہ کوئی ثواب کا کام کر رہے ہین اسلئے مین بھی اس مین شریک ہو گیا۔ مسلمانون کو مین نے تنگ کیا۔ عیسائیون کو مین نے دق کیا۔ غریب دیوسماجیون کو جو مین نے اذیت دی۔ اس کا تو مجھے عمر بھر افسوس رہے گا جب مین نے بالکل نیک نیتی سے آریہ سماج پر نکتہ چینی کر کے ثواب حاصل کرنا چاہا تو میرے اُستاد چیخ پڑے کہ یہ گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ گناہ۔ مجھے سخت تعجب ہوا۔ کہ وہی حرکات جب مین دوسرون کی نسبت کرتا تھا تو وہ اس کو ثواب کا کام بتلاتے تھے لیکن جب اسی پیمانے سے مین نے ان کو ماپا تو وہ گناہ ہو گیا۔ چنانچہ مین نے اس مشتبہ پیمانے کی بغور برداخت کی۔ اور مجھے معلوم ہو گیا کہ واقعی یہ ایک گناہ کی بات ہے کہ ہم کسی بھی مذہب کے بانی یا برگزیدہ انسان کی مٹی پلید کرین۔ ہمین سب کی عزت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس حقیقت کے سامنے آنے کے ساتھ ہی بلا کسی قسم کی حیل و حجت کے مین نے ترک اسلام سے لیکر اپنی آخری کھنڈن کی کتاب تک جس قدر کتابین مسلمانون عیسائیون۔ دیوسماجیون وغیرہ کے برخلاف لکھی تھین۔ ان سب کا چھ ہزار کا ڈھیر لگا کر بر سر عام آگ لگوا دی۔ یہان تک کہ تہذیب الاسلام کو، باقیماندہ کئی غیر شائع شدہ جلدون کا اور دیگر اسی قسم کی کئی غیر شائع شدہ کتابون کا جو مسودہ مین نے تیار کر چھوڑا تھا۔ وہ بھی جلا دیا۔ اس کے بعد اگر کوئی مہاشے کھنڈن کے بارے مین میری کسی بھی کتاب کو شائع یا فروخت کریگا تو مین اس کے لئے ذمہ دار نہین ہون گا۔ میرے نزدیک آریہ سماج کے باقی کارکنان کو بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے اور آریہ سماج کو اس قسم کے کھنڈن کے تمام لٹریچر سے قطعی پاک کر دینا چاہیئے اور ایسے تمام لٹریچر کو جس مین دیگر مذاہب کے بانیون یا بزرگون کی شان مین ناشائستہ الفاظ استعمال کئے گئے ہون بالکل جلا دینا چاہیئے۔

جو کمزوریان دیگر سوسائٹیون مین دیکھی جاتی ہین آریہ سماج ان سے پاک نہین پس ہمین دوسرون کی اصلاح کی بجائے پہلے اپنے گھر کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کیون کہ ہمارا گھر زیادہ گندہ ہے بہ نسبت دوسرون کے گھرون کے۔

ستیارتھ پرکاش کی مرمت

سکھون کو اگر جوش آیا یا آتا ہے۔ تو ستیارتھ پرکاش کے اس مضمون پر آتا ہے۔ جہان سوامی دیانند نے گورو نانک کو دمبھی یا مکار لکھا ہے۔ جب تک گورو نانک کے بارے مین یہ الفاظ ستیارتھ پرکاش مین موجود ہین۔ تب تک یہ ناممکن ہے کہ سکھون اور آریون مین صلح صفائی ہو سکے کسی زمانے مین آریہ سماج کی دونون پارٹیون مین یہ سوال اُٹھایا گیا تھا کہ ستیارتھ پرکاش مین سے ان الفاظ کو اُڑا دیا جاوے لیکن اس بات کی سب سے زیادہ مخالفت ہم عصر ستیہ دھرم پرچارک نے ہی کی تھی۔ ہم عصر موصوف کے مذکورہ بالا لیکھ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب ایسے شخص کو جو دہرم کے نام پر منشون مین دویش پھیلاتا ہو۔ نش جاتیہ کا شترو خیال کرتے ہین۔ اگر ان کا یہ خیال آریہ سماج سیالکوٹ کے آریون کے متعلق کسی خاص "گروہ" یا "مذہب" کے بس مین ہو کر ظاہر نہین کیا گیا۔ تو ہمین امید کرنی چاہیئے کہ وہ اب ستیارتھ پرکاش مین سے گورو نانک کے بارے مین "دمبھی" وغیرہ کے الفاظ کو خارج کروا دینے کے حق مین ہون گے۔ کیون کہ جھگڑے کی بنیاد یہی الفاظ ہین بلکہ ہم تو یہان تک کہین گے۔ کہ ستیارتھ پرکاش مین عیسائیون اور مسلمانون کے بارے مین جو سمولاس ہین وہ بھی ستیارتھ پرکاش مین سے اُڑا دینے چاہئین۔ کیون کہ ان سے بقول پرچارک ہم لوگ خواہ مخواہ درنش سماج کے دشمن بننے کا یتن کر رہے ہین" دوسری بات یہ بھی ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے سب سے پہلے اڈیشن مین یہ سمولاس نہین تھے اور موجودہ مروجہ اڈیشن سوامی جی کی مرتیو کے بعد چھپا ہے ہمعصر پرچارک ستیارتھ پرکاش مین ملاوٹ تسلیم کر چکا ہے اس لئے اگر ان سمولاس کو اُڑا دین تو سب بات پردصیار

توبہ مرے کرد۔

آیا تیرے در پہ ہو کے لاچار	لرہا
لرزاں ہے زمین مجھ سے ہر دم	ایسا ہوں
یہان پہ رہ سکوں نہ قائم	جاتا رہا اعتبار۔ توبہ
دن رات گناہ کر رہا ہوں	اس واسطے بار بار توبہ
احمد کا غلام ہے الٰہی	اعمال سے شرمسار توبہ
ہے مالکِ ملک مغفرت تو	یارب بصد اعتذار توبہ
جو داغ ہین دل پہ وہ مٹائے	کرتا ہون بہ انکسار توبہ
کنگن جسے ہاتھ کا مین سمجھا	نکلا وہ سیاہ مار توبہ
باز آیا ہون الفت بتان سے	ان سے ہو مرا پیار توبہ
دین کے لئے بیقرار ہوتا	دنیا پہ ہو دل نگار توبہ

اب آگیا ہوش مجھ کو اکمل

اُترا ہے مرا خمار توبہ

آشیانہ کبیر

شیرحسن دام اقبالہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بدر صفحہ ۱۱ مورخہ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو چند گھنٹے لکھنؤ مین آشیانہ کبیر مین پناہ گزین ہونا ضروری ہوا والله اس دلچسپ عجیب عبارت کو کمترین پڑھ کر کنج قفس مین پھڑک اُٹھا۔ لاکھون دعائین دل سے نکلین۔

لطف فرمایا قدم رنجہ کیا شاد کیا

مہربان آپ کا احسان ہمارے سر پر (کبیر از لکھنؤ)

جنازہ غائب۔ برادر پیر اکبر علی صاحب راولپنڈی کی بیوی اور برادر عبد اللہ صاحب پٹیالہ اور میان احمد الدین شیخ اور دمہ کا پڑھ دیا جاوے۔

رسید زر

۲ تا ۵ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

میان میران بخش صاحب ۲۲۴۹ عہ	محمد یعقوب صاحب ۲۲۷۰ عہ
جان محمد صاحب ۲۴۷۳ للعہ	سردار بیگ صاحب ۲۵۲۲ عہ
عبد الغفور صاحب ۲۶۳۰ للعہ	محمد حسین صاحب ۲۶۷۳ عہ
فرمان علی صاحب ۲۵۹۶ للعہ	محمد زمان صاحب ۲۵۳۰ عہ

اور ہماری
ایک جماعۃ
کے
واب
پاگئی تھیں
رضا
ساتھ
یہ وہی نکلا جو
نہ گفتگو کے وقت نکلا کرتا

ہے۔ ہمارے مناظر مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی کا ہنوز پہلا ہی پُورا پرچہ نہ پڑھا جا چکا تھا کہ مخالفین گھبرا کر اور شور مچانا شروع کیا۔ اور اصرار کیا کہ یہ دلائل لوگوں کو نہ سمجھاؤ۔ صرف عربی عبارت اپنے پرچہ کی پڑھ جاؤ (جسے کوئی سمجھ نہ سکے) اور ترجمہ کر جاؤ اور وہ بھی ساتھ ساتھ نہ کرو اور مطلب تو بالکل ہی بیان نہ کرو۔ جب ادھر سے دکھایا گیا کہ مطلب اور مفہوم کا سُنایا جانا مطابق شرائط مباحثہ ہے تو بے ہُودہ شور مچانا شروع کیا اور بڑے بڑے مولوی باں ریش فش میز پر کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے۔ اور اس طرح اپنی شرمندگی کو چھپا کر اپنے لئے فتح کا نقارہ بجانے لگے۔ سبحان اللہ۔ یہ ہیں آجکل کے مولویوں کے کرتوت۔ اس پر ثالث نے مناظرہ بند کر دیا۔ پھر بھاگل پور تک مولویوں کا تعاقب کیا گیا اور بار بار انہیں کہا گیا کہ لکھے شرائط پر تم عمل نہیں کر سکے۔ تو نئے شرائط طے کر لو اور سیدھی طرح مباحثہ کر لو۔ مگر من حرامی حجتاں ڈھیر۔ جب ان کی نیت ہی صاف نہ تھی۔ تو ان کا رویہ کیوں کر صاف ہوتا۔

ہمارے دوستوں کو اس گرمی کے موسم میں بہت دُور جانے کی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ مگر اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ ان کا سفر خالی نہیں گیا۔ کیوں کہ آٹھ کس نوجوان غیر احمدیوں سے نکلکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور باوجود مناظرہ پُورا نہ ہونے کے بھی ہماری ہی فتح رہی۔ کیوں کہ اس مناظرہ کا نتیجہ تو یہی ہوا۔ کہ احمدیوں کی جماعت میں ترقی ہوئی اور غیر احمدیوں کی جماعت میں تنزل۔

اب سُنا گیا ہے کہ غیر احمدی مُلّاؤں نے لوگوں کو سکھایا ہے کہ احمدیوں کا حقہ پانی بند کر دو بلکہ بازار سے ان کو کوئی سودا سلف نہ دے۔ حُقّہ اور سلف تو بے شک بند ہو جائے ہمیں اس کی پرواہ نہیں بلکہ خوشی ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی اس لغو میں گرفتار ہے تو اسے بچنے کا موقعہ مل جائے گا۔ باقی رہا پانی اور سودا۔ سو پانی خدا کا ہے اگر غیر احمدی نہ دیں گے تو خدا ہمارے لئے آسمان سے نازل کرے گا۔ اور سودا اگر دوکاندار نہ دیں گے۔ تو اپنا ہی نقصان کریں گے۔ ہم دو چار روز صبر کے ساتھ گذار لیں گے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مولانگر میں بھی ایسا ہی ہنگامہ برپا کیا گیا ہے اور ہمارے مکرم دوست سیّد شفیع احمد صاحب کو دُکھ دیا جا رہا ہے۔ ہم اپنے مکرم احباب کو یقین دلاتے ہیں کہ ان حق کے دشمنوں کی یہ شورش چند روزہ ہے۔ وہ سوڈا واٹر کی جھاگ کی طرح بیٹھ جائیں گے ان کی ہرگز پرواہ نہ کریں۔ صبر کے ساتھ اپنے دن گذار لیں۔ یہ لوگ کچھ چیز نہیں۔ ہاں خداوند تعالےٰ آپ لوگوں کو ثواب دینا چاہتا ہے صحابہ کی جماعت میں آپ لوگوں کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ کیا کبھی صحابہؓ نے کفار کے ساتھ ایسی بدسلوکی کی تھی ہرگز نہیں بلکہ کفار ہمیشہ اصحاب رسُول کو اس قسم کے دُکھ دیتے رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں اصحاب رسول کا مظہر کون ہیں اور کفار و مشرکین کا مظہر کون لوگ ہیں۔ ضرور تھا کہ تم لوگوں کے ساتھ ایسی سختی کی جاتی۔ کیوں کہ یہی سنت اللہ ہے خدا تعالیٰ کے تمام پیارے اور ان کے ساتھی اس طرح دُکھ دئے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے رب کے وفادار بندے ثابت ہو جائیں۔ اور اس انعام کے مستحق ہو جائیں۔ جو ان کے واسطے مقدر ہے سو میرے پیارو! گھبراؤ نہیں۔ خدا پر بھروسا کرو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے پہلے انبیاء کے دوستوں نے تو اس راہ میں جانیں بھی دیدی تھیں۔ یہاں تو صرف ظاہری تکالیف ہیں اللہ تعالےٰ کے حضور میں دُعا میں مصروف رہو۔ اپنی حالت کو درست کرتے رہو۔ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دو۔ باوجود ان تکالیف کے تم اُن لوگوں کے ساتھ نیکی کا سلوک کرو۔

ایک خاص فائدہ جو اس مناظرے سے حاصل ہوا وہ یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے مخالف بھی اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ وفات وحیات مسیح کا مسئلہ کوئی اہم مسئلہ نہیں اور سلف صالحین میں سے بھی بعض بزرگ وفات مسیح کے قائل تھے اس حرکت اور ترقی کے واسطے ہم مولوی صاحبان کے مشکور ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ وہ اس سے آگے ایک قدم اور ترقی کر کے وفات مسیح کے قائل جلد ہو جائیں گے کیوں کہ وہ دیکھ چکے ہیں کہ اس زمانہ میں کم از کم حیات مسیح کا خوفناک عقیدہ اسلام کے حق میں بہت مضر ثابت ہو رہا ہے۔

لائل پور کے پاسٹر صاحب

لودیانہ کے یسوعی اخبار نور افشاں میں کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ محمد صاحب نے دن کے وقت کہیں انجیل کو سُنا کہ خدا کا بیٹا یسوع خدا کی صورت ہے۔ اُسی سے ساری چیزیں پیدا ہوئیں اور وہ سب سے آگے ہے تو اس انجیل کے فقرے کے سُننے کے سبب محمد صاحب کو رات خواب آگئی کہ لولاك لما خلقت الافلاك

مشن کے سٹرٹے کھانے کی لالچی (Long sickle) کا جوش لائلپوری پاسٹر صاحب نے ادا کیا ہے اس کے لئے وہ داد کے لائق ہیں۔ کیوں کہ اسلام کے برخلاف جعلی باتیں بنانے میں بہت مشاق ہونے کے باوجود کسی یورپین پادری کو بھی یہ نکتہ نہ سُوجھا تھا جو اس مثلث ایماندار کے ذہن رسا میں آیا ہے اس بحث کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کن معنوں میں لولاک کے مصداق ہیں ہم کسی دوسرے وقت کیواسطے محفوظ رکھتے ہیں۔ البتہ اس وقت اتنا کہنا ضروری جانتے ہیں کہ لولاک کی شان آنحضرت صلعم میں ایسی جلوہ گر ہے کہ اگر وہ مُقدّس وجود دنیا میں نہ آتا تو یسوع کی نبوت کیا شاید انسانیت بھی آج دنیا میں کوئی ثابت نہ کر سکتا کیا ولایتی اور کیا میٹو پادریوں کو آجا کر اسی بات پر سہارا لینا پڑتا ہے کہ قرآن مجید میں لفظ مصدقاً آگیا ہے ورنہ یورپ کے محققوں نے ضخیم کتابیں لکھ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یسوع دراصل دنیا میں کوئی انسان نہ تھا اس زمانہ میں یہودیوں کو ایسے ناول لکھنے کا شوق تھا کہ ان کے واسطے ایک بادشاہ پیدا ہوگا اس زمانہ میں اس قسم کے ستّر ناول لکھے گئے تھے جنہیں سے چند ایک بعض لوگوں نے جمع کر کے ایک کتاب کی صورت میں جلد کر دئے۔ اور ان کا نام نیا عہد نامہ رکھ دیا۔ پھر ان میں سے بھی یسوع کے کسی اپنے قول سے ثابت نہیں ہوتا کہ وہ خدا تھا بلکہ وہ تو بیچارا ساری عمر اپنے آپ کو ابن آدم ابن آدم کہتا مر گیا۔ ہاں ممکن ہے کہ یہودیوں کی کتاب میں یہ پڑھ کر کہ ان کے لئے ایک بادشاہ پیدا ہوگا۔ یسوع کو خواب آگیا ہو۔ کہ میں ہی بادشاہ ہوں اور یہود کا نجات دہندہ ہوں۔ چنانچہ اسی خیال باطل میں تلواریں بھی خرید کر لیں اور اپنے حواریوں کو بھی تاکید کی کہ کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خرید کرو۔ مگر آخر نامرادی پر نامرادی کے مُونہہ دیکھنے کے بعد گھبرا گئے اور سمجھے۔ کہ یہ سب شیطانی تانا بانا ہے اور خدا نے بھی مجھے چھوڑ دیا ہے تب آپ چلائے کہ اے خدا، اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ ظاہر ہے کہ خدا سے نا اُمید ہونا شیطان کا کام ہے یہ نیا عہد نامہ تو یسوع کی لائف کو ایسا بھونڈا دکھاتا ہے۔ کہ اگر اسی پر اعتبار کیا جاوے تو جو کچھ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ کے متعلق کہتے ہیں وہ سب سچ دکھائی دیتا ہے۔ پر قربان جاؤں اس نجات دہندہ عالم پر جس نے حضرت عیسیٰ کو تمام بد الزاموں سے جو یہود اور نصاریٰ نے اس پر لگائے نجات دی اور کیا اب بھی پاسٹر صاحب کو لولاک کے معنے سمجھ میں نہ آجائیں گے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے جواب نہیں دیا

ذیل کا خط ایک خریدار اہل حدیث نے مولوی ثناء اللہ کو بھیجا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث دام عنایتکم۔ السلام علیکم۔ سوالات مندرجہ ذیل کے جواب اگر آپ مرحمت فرمائیں گے۔ تو بعید از عنایت نہ ہو گا۔ اور بندہ نہایت شکرگذار ہو گا۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھی ملفوف عریضہ ہذا ہیں۔

(۱) اہل حدیث مورخہ ۹ ارحال صفحہ ۱۳ پر "قادیانی موت" کی سرخی سے جو مضمون شائع ہے اس کی نسبت آپ یہ بتا سکتے ہیں حضرت اقدس یعنے جناب مرزا صاحب نے کون سی کتاب میں ایسا تحریر فرمایا ہے۔ ہمارا کوئی مُرید طاعون سے نہیں مرے گا جیسا کہ آپ ہمیشہ شائع فرماتے رہتے ہیں۔ اور پرچہ حال میں بھی یہی فقرے درج ہیں۔

(۲) جناب مرزا صاحب کی دُعا جو آپ کے متعلق تھی وہ کس طرح آپ کے حق میں مفید ہے۔ جب کہ آپ نے آج تک آیۃ صداقت صادقوں کی روشنی۔ ثنائی مکر اور دیگر اخبارات بدر وغیرہ کی معقول پیرایہ میں تردید نہیں کی۔ میرے خیال میں آپ کو کوئی حق نہیں ہے۔ کہ بار بار محض دفع الوقتی کرنے کی غرض سے یا عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کی وجہ سے آپ ہمیشہ اس دُعا کا ذکر کریں۔ جب کہ پبلک پر اصل معاملہ روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے۔ اُمید ہے کہ آیندہ خیال رکھیں گے۔

(۳) ایسا ہی آتھم والی پیشین گوئی سے کوئی ہفتہ شاید ہی خالی جاتا ہو۔ جو آپ سکوت کرتے ہوں۔ بندہ سولہ برس سے برابر یہی شور اور واویلا مچا رہے ہیں کہ آتھم پندرہ ماہ میں نہیں مرا۔ کیوں جناب آپ اصل پیشگوئی سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ واقعی آتھم پندرہ ماہ تک مر جاوے گا۔ اگر آپ فرما دیں۔ کہ جناب مرزا صاحب نے ایسا ہی فرمایا بھی ہو۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ مرزا صاحب نے قبل از وقت جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ ایک اجتہادی غلطی تھی۔ کیا انبیاء سے ایسی غلطیاں نہیں ہوئیں اور اجتہادی غلطیوں میں خدا تعالےٰ کا کوئی راز مخفی ہوتا ہے۔ ورنہ کبھی غلطی نہ ہو۔

(۴) احمدی رسالہ میں جو آپ صاحبان کا کچا چٹھا درج ہے کیا وہ صحیح ہے۔ بخدا ہمیں تو ان رسالوں کو پڑھ کر سخت افسوس اور رنج ہوتا ہے۔ ہم کبھی آپ کی شان میں ایسے لفظ دیکھنے پسند نہ کرتے۔ اگر جناب کی سابقہ تحریر مرقع قادیانی وغیرہ نظر سے نہ گذری ہوں۔ خیر کردنی خویش آمدنی پیش۔ اب بجز صبر اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ آپ کا خیر اندیش خریدار اہل حدیث نمبر ۲۲۳۵ کوہ منصوری

رہی نگفتہ زمانہ میں داستان میری
نہ اس دیار میں سمجھا کوئی زبان میری

کئی دن سے قلب پر قبض کی حالت تھی۔ بسط کے لئے میں کسی تازہ جوش کا امیدوار تھا۔ آخر ۱۶ر جون جمعہ کے دن بعض واقعات کا تسلسل مجھے ایک گاؤں کاہلوان میں لے گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہ مقام یسوع کے لیلوں کی مہماہٹ کا مرکز قرار پا چکا ہے۔ افسوس! پادری صاحب کی ملاقات نہ ہوئی اور نہ کچھ بات چیت ہوئی۔ فطرتاً اس بات کا استفسار ضروری تھا۔ کہ یہاں کوئی مسلمان بھی ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ تیس چالیس کے قریب ہیں۔ مگر مسجد کوئی نہیں یہ سنتے ہی دل پر چوٹ لگی۔ ؎

مارا بس است سلسلہ جنبان اشارۂ
کافی است بزم سوختگان را شرارۂ

ایک دو بھائیوں سے ملاقات کی۔ یہیں مسجد نہ ہونے کا افسوس تھا۔ ان کی باتوں سے مترشح ہوا کہ یہاں نماز ہی کوئی نہیں۔ وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگے۔ سکھوں کا زور ہے اور ہم کمین لوگ۔ مقدور بھر سمجھایا کہ راج سکھوں کا نہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت ہے۔ جس میں مذہبی فرائض کے ادا کرنے کے سلئے ہر ایک مجاز ہے۔ پھر سکھ تو ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی ہیں ان کے سردار باوا نانک علیہ الرحمۃ خدا کے ولی اور اسلام کے بڑے مبلغ تھے۔ مرور زمانہ سے ان مسلمانوں کی غیرت کچھ ایسی مر چکی تھی کہ ایک معمولی تحریک ان کے لئے کافی نہیں تھی۔ واپسی پر ہر چند کہ بے تکلف احباب کی ہمراہی تھی۔ مگر ؎

نے تواں غم دل رانخندہ بیرون برد
زخندۂ روئی گل تلخی از گلابش رفت

خیالات کے تسلسل میں کہ اسلام کی حالت کیسی ضعیف ہے اور اس عہد معدلت مہد میں بھی مسلمان اذان تک نہیں دے سکتے۔ مسجد بنانے سے ڈرتے ہیں۔ پھر یسوع کے مُرید جوش تبلیغ میں کیا کچھ کر گزرتے ہیں اور ہم مسیح کے پیرو محمدؐ کا کلمہ پڑھنے والے کیا کرتے ہیں۔ آخر اپنے نفس کا محاسبہ شروع ہوا اور یہ شعر حسب حال پڑھا۔ ؎

میرے بُت خانۂ دل میں ہیں ہزاروں ٹھاکر
کوئی محمود کو غزنی سے بُلائے جا کر (اکمل)

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

کاش کہ! اس زمانہ کے مسلمان یہودیوں کے حال سے عبرت پکڑیں۔ جنھوں نے مسیح ناصری کو نہ مانا اُن کا کیا حال ہوا۔ بعینہٖ وہی حال اس قوم کا ہونے والا ہے۔ جس نے المسیح قادیانی کا انکار کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جاوے گا۔

(بدر پریس قادیان دارالامان)